www.emarsiya.com

مرثیہ نمبر۔ ۵

www.emarsiya.com

کہنا ہے اہلِ غم سے مجھے داستانِ غم
اکبرؑ سے ہے بلند جہاں میں نشانِ غم
عباسؑ روحِ غم کی ہیں اصغرؑ ہیں جانِ غم
روداد کربلا کی سراسر بیانِ غم

علم و عمل کی جان ہے باعث حیات کا
یہ ذکر ہے سکون دلِ کائنات کا

اہلِ نگاہ، اہلِ قلم، صاحبِ عطا
مطلوبِ کائنات، شہادت کا مدعا
اکبرؑ ہیں ساتھ، ساتھ ہیں عباسِؑ باوفا
آمادۂ سفر ہیں شہنشاہِ کربلا

صد دیدنی ہے شان شہِ مشرقین کی
جاتی ہے کربلا کو سواری حسینؑ کی

www.emarsiya.com

اے کربلا بتول کے پیاروں کی خیر ہو
سبطِ نبی کے چاند ستاروں کی خیر ہو
اے کربلا علیؑ کے دُلاروں کی خیر ہو
دینِ رسولِ حق کے سہاروں کی خیر ہو

بیکا نہ ایک بال ہو آلِ رسول کا
معبود بیگناہ ہے کنبہ بتول کا

ہر جانثارِ سبطِ پیمبر کی خیر ہو
اصغرؑ کی خیر حضرتِ اکبرؑ کی خیر ہو
ہر گلعذارِ فاتحِ خیبر کی خیر ہو
زینبؑ کی خیر اُن کے برادر کی خیر ہو

بیعت کا ہے سوال شہِ مشرقین سے
امادۂ جدال ہے دنیا حسینؑ سے

کثرت کا ڈھنگ اور ہے وحدت کا اور ہے
ظلمت کا رنگ اور صباحت کا اور ہے
باطل کا طور اور حقیقت کا اور ہے
شیطاں کا کام اور نبوت کا اور ہے

اک خواستگارِ حق ہے تو باطل کی اک معید
اک طاقتِ حسینؑ ہے اک طاقتِ یزید

www.emarsiya.com

نورِ نگاہِ احمدِ مختار ہے حسینؑ
میداں میں مثلِ حیدرِ کرار ہے حسینؑ
جانباز ہے بہادر و جرار ہے حسینؑ
عابد ہے دیں سرشت ہے دیندار ہے حسینؑ
یہ لختِ قلبِ فاتحِ بدر و حنین ہے
اسلام مُطمئن ہے کہ باقی حسینؑ ہے

ہوتی ہے اسکے ہاتھ میں جب تیغِ بے اماں
اسان موت ہوتی ہے اور زندگی گراں
تیغِ دو دم ہے یا کہ اجل کا ہے یہ نشاں
یا برق کے لباس میں ہے مرگِ ناگہاں
لاشِ عدوے جنگ کا میدان پاٹ دے
''چل جائے گر تو مہر کی کرنوں کو کاٹ دے''

رکھتی ہے موت کو نگہِ التفات میں
چرچا ہے اسکا چار طرف کائنات میں
لیتی ہے نام جنگ کا یہ بات بات میں
مانندِ شیر رہتی ہے ہر لحظہ گھات میں
سب جانتے ہیں اسکو کہ یہ ذوالفقار ہے
عباسؑ نامدار پہ لیکن نثار ہے

www.emarsiya.com

عباسؑ جس سے کرب و بلا پُر وقار ہے
عباسؑ وہ کہ جس سے علَم دیں شعار ہے
نادِ علی ہے مرضئ پروردگار ہے
عباسؑ وہ جو ذہن رعونت پہ بار ہے
عباسؑ جس سے درس وفا کا یقین لے
عباسؑ وہ جو نہر کو دشمن سے چھین لے

ہے پرتوِ جلال نگاہوں سے آشکار
نازاں ہے اسکی قوتِ بازو پہ ذوالفقار
غیظ و غضب سے اس کے عیاں حیدری وقار
طاعت کے باغ میں ہے، اِسی پھول کی بہار
جیسا دلیر باپ یہ ویسا دلیر ہے
اطوار سے چلن سے یہ ضیغم ہے شیر ہے

ہر رنگ میں یہ قلبِ حسینی کا چین ہے
پروانۂ جمالِ شہِ مشرقین ہے
بابا اسی کا فاتحِ بدر و حنین ہے
بیشک یہ جانثارِ امامِ حسینؑ ہے
دونوں جہاں میں ذکر اِسی کی وفا کا ہے
فرزند مرتضےٰؑ کا ہے بندہ خدا کا ہے

www.emarsiya.com

جاتا ہے رزمگاہ کو وہ شیر مرتضےٰ
سہما ہوا ہے خوف سے میدانِ کربلا
اسکی وہی رضا ہے جو شبیرؑ کی رضا
ٹھہریں گے خاک اس کے مقابل میں اشقیا
قبضہ جری نے ساحلِ دریا پہ کرلیا
مشکیزۂ سکینہ کو پانی سے بھرلیا

فوراً بڑھی نشیب سے وہ فوجِ اشقیا
اور اُس جری کو آتے ہی نرغے میں لے لیا
پرچم گرا زمین پہ، مشکیزہ چھد گیا
آئے فرس سے ریت پہ عباسؑ باوفا
مرنے کو وہ بہادرِ بیمثل مرگیا
لیکن جہاں میں رسمِ وفا عام کرگیا

بھائی کی سمت رو کے شہِ دو جہاں چلے
اور پوچھنے یہ آنکھوں سے اشکِ رواں چلے
کوثر کو تم سدھارے کہ سوئے جناں چلے
جنگل میں ہمکو چھوڑ کے بھائی کہاں چلے
بھائی بھی کہتے جاؤ ذرا دل کے چین کو
آقا کہا ہے تم نے ہمیشہ حسینؑ کو

www.emarsiya.com

القصہ پلٹے یاس سے وہ شاہِ خاص و عام
سیدانیوں کو دے کے دلاسہ بہ احترام
زیبِ تنِ نحیف کیا اسلحہ تمام !
آمادۂ جہاد ہوئے آخرش اِمام !
خیمے سے جب وہ نورِ امامت عیاں ہوا
تاریکیوں میں مہرِ صداقت عیاں ہوا

چہرے سے شانِ علمِ پیمبرؐ ہے آشکار
بازو سے زورِ حیدرِ صفدرؑ سے آشکار
صورت سے صاف خُلقِ برادر ہے آشکار
افعالِ شہ سے مرضیٔ داور ہے آشکار
علمِ رسولِؐ پاک کا یہ ورثہ دار ہے
بعدِ علیؑ حسینؑ ہی دلدل سوار ہے

ابنِ ابو تراب شہِ تشنہ کام ہے
لختِ دلِ پیمبرِ عالی مقام ہے
بیشک یہ بندگانِ خدا کا امام ہے
مولائے شش‌جہات کا شبیرؑ نام ہے
ہم پایہ ہو سکے گا کوئی کیا حسینؑ کا
فرزند ہے یہ فاتحِ بدر و حنین کا

www.emarsiya.com

دیکھے جہاں بغور یہ رتبہ حسینؑ کا
رحمت ہے عالمین میں نانا حسینؑ کا
مولائے ہر جہان ہے بابا حسین کا
یکتائے روزگار ہے سجدہ حسین کا
یہ صبر کب زمین میں کب آفتاب میں
کس درجہ پُرسکون ہے یہ اضطراب میں

وہ حق شناس جانبِ اہلِ ستم بڑھا
حُجّت تمام کرنے امام اُمم بڑھا
ہاتھوں میں لیکے دینِ خدا کا علم بڑھا
سیدانیوں میں اور اُدھر رنج و غم بڑھا
جوش و عمل نثار ہوئے آ کے راہ میں
منشور زندگی کا لئے تھا نگاہ میں

پہنچے قریبِ فوجِ لعیں اور یہ کہا
کیوں خوں بہا رہے بتاؤ مری خطا
جز میرے کوئی اور بھی ہے سبطِ مصطفےؐ
واللہ کشت و خون سے راضی نہیں خدا
کیوں پھر گئے ہو حیدرِ صفدرؓ کے حکم سے
کیوں منحرف ہوئے ہو پیمبرؐ کے حکم سے

www.emarsiya.com

واللہ نورِ ماہِ امامت میں ہی تو ہوں
واللہ شمعِ بزمِ ہدایت میں ہی تو ہوں
واللہ شہرِ علم کی دولت میں ہی تو ہوں
واللہ راز دارِ مشیت میں ہی تو ہوں
میری کوئی نظیر نہ میری کوئی مثال
میں مصطفےٰؐ جمال ہوں میں مرتضےٰؑ جلال

لو کھینچتا ہوں ڈاب سے میں ذوالفقار کو
روکو گے خاک تم کسی پیاسے کے وار کو
جانے نہ دوں گا بچ کے کسی بد شعار کو
اور بھاگنے نہ دوں گا کسی راہوار کو
تم اور مرے حریف ہو تم میں یہ دم نہیں
سیلابِ بحرِ تیغ قیامت سے کم نہیں

لینا ہے کام مجھکو ذرا اختصار سے
دانستہ روکتا ہو قلم کارزار سے
شرمندہ گو بہت ہوں شہِ ذی وقار سے
مربوط ہورہا ہوں مآلِ بہار سے
ہر زخم کارزار میں شہ کا ہرا ہوا
پھولوں کا آنسوؤں سے ہے دامن بھرا ہوا

www.emarsiya.com

غنچے کا پنکھڑی کا گلستان کا داغ ہے
نیّر کا داغ مہرِ درخشاں کا داغ ہے
بزمِ نبیؐ کی شمعِ فروزاں کا داغ ہے
سرور کے دل میں قاسمِ ذیشاںؑ کا داغ ہے

اکبرؑ سا خوش سیر ہے شہہِ دیں کی آنکھ میں
دنیا سیاہ تر ہے شہِ دیں کی آنکھ میں

ایماں کے قد، یقیں کے دل و جاں کا نام ہے
واللہ بے نقاط کے قرآں کا نام ہے
اکبرؑ متاعِ شاہِ شہیداں کا نام ہے
اکبر علیؑ کے سنبل و ریحاں کا نام ہے

زینبؑ تھیں مطمئن کہ ہے بیٹا حسین کا
اکبرؑ سے گھر بھرا تھا شہِ مشرقین کا

اے اکبرِ حسین، شہِ دیں کی آرزو
اخلاق کا کمال، شرافت کی آبرو
نس نس میں مصطفےٰؐ کا مچلتا ہوا لہو
لیتے نہیں غلام ترا نام بے وضو

مہتاب ہم جمال نہ نسبت گلاب کو
تجھ پر فخر حُسنِ رسالت مآب کو

www.emarsiya.com

مثلِ طلوعِ مہر جہاں میں ترا ظہور
خورشید کچھ نہیں ہے یقیناً ترے حضور
ساطع ہے تیرے چہرۂ اقدس سے ایسا نور
دیکھے تو غش کرے اَرَنی گوئے اوجِ طور
یہ روشنی کبھی نہ رُخِ آفتاب دے
آنکھوں کو جبرئیل کی طاقت جواب دے

تیرا کلام تیری خطابت تری نوا
تیرا شعار، تیری اطاعت، تری وفا
تیرا شباب، تیری جوانی، تری ادا
تیری نماز، تیری ریاضت، تری دعا
بے مثل بے مثال ہے افضل ہے نیک ہے
یکتائے روزگار خدائی میں ایک ہے

صد حیف تجھ سا کامل و اکمل حسیں جواں
تیرا جوان خون تیری پیاس الاماں
مکھڑا گلاب سا ترا شعلوں کے درمیاں
آوازِ مصطفےٰ میں تری صبح کی اذاں
حُرؑ جس کو سُن کے شاہ کی خدمت میں آ گیا
جنت سرشت دوڑ کے جنت میں آ گیا

www.emarsiya.com

سبطِ رسولؐ پاک کی ڈھارس بنا رہا
زینبؑ کے دل میں تیرے سبب حوصلہ رہا
تو آندھیوں کے مدِ مقابل کھڑا رہا
تا عصر سب شہید ہوئے دیکھتا رہا

گو پاس تیرے تیغ تھی منہ میں زبان تھی
چُپ چُپ رہا یہ تیرا کلیجہ یہ جان تھی

جب رہ گئے جہاں میں علمدار تُو حسینؑ
بیچین اور ہو گیا زہرا کے دل کا چین
یہ کربلا تھی کرب و بلاؔ یہ نہ تھی حنین
بیٹھا زمیں پہ سوچ میں ہے شاہِ مشرقین

بیٹے کو یا کہ بھائی کو جام مراد دوں
پہلے میں کس کو اِن میں سے اذنِ جہاد دوں

اے مرکزِ نگاہِ گلِ تر پہل کرو
آواز دی کہ اے علی اکبرؑ پہل کرو
چشم و چراغِ ساقیِ کوثر پہل کرو
مشتاقِ موت اے مرے دل بر پہل کرو

ملتی تھی تمکو دیکھ کے فرحت گلاب کی
جب چاہتا تھا دید رسالت مآب کی

www.emarsiya.com

مثلِ صبا چلا کہ چلا صورتِ خیال
خوش طور خوص صفات خوش اخلاق خوش جمال
نکلا پئے جدال شہِ کربلا کا لال
اُٹھی ہر ایک سمت سے گردِ غم و ملال
کیوں عظمت دوام نہ ہو ان کے واسطے
پالا تھا کیا حسینؑ نے اس دن کیواسطے

لرزیدہ ہر جوان تھا اس نوجوان سے
تکتے تھے چال ڈھال مَلک آسمان سے
حیدرؑ کے طمطراق محمدؐ کی شان سے
پہنچا قریب فوجِ لعیں آن بان سے
وہ یادگارِ عالم ایجاد ہوگیا
وہ جنگ کی کہ ابنِ علی شاد ہوگیا

پلٹا بھگا کے دور ہر اک بدشعار کو
دیکھا بہ یاس روئے شہ ذیوقار کو
فرمایا سرخ کردوں رُخ کارزار کو
درکار تھوڑا آب ہے اس گُلعذار کو
پانی کا تھا سوال شہِ مشرقین سے
افسوس جو محال تھا مولا حسینؑ سے

www.emarsiya.com

کس طرح اندمالِ جراحت دوا کرے
بیکار ہے جو سامنے دریا بہا کرے
گریہ کرے کہ تھامے جگر یا دعا کرے
اے دوستو بتاؤ کہ اک باپ کیا کرے

یرقاں ہے آفتاب کو تپ آسمان کو
دیں کس طرح حسینؑ تسلّی جوان کو

اکبر گئے جدال کو پھر سوئے اشقیا
میداں میں ایک شورِ قیامت ہوا بپا
برچھی کا پھل کلیجے پہ بے ساختہ لگا
رضوی تڑپ کے خاک پہ وہ مہ لقا گرا

جو زندگی کہ ہست تھی مفقود ہوگئی
دنیا نگاہِ شاہ میں بیسود ہوگئی